کہ مالک کا قبضہ ختم ہو جائے۔ پس یہ مذکورہ مسئولہ صورت غصب کا حکم رکھتی ہے' جو حرام ہے۔ واللہ اعلم

طویل عرصہ کی زکوٰۃ متعین کرنے کا طریقہ

سوال : ۱۹۴۰ء میں ایک صاحب نے ۵۰ تولہ سونا خرید کر محفوظ کر لیا۔ جب کہ اُس وقت اس کی قیمت ۲۰ روپیہ فی تولہ تھی' ۱۹۹۱ء میں اس سونے کی زکوٰۃ ادا کرنے کا مسئلہ پیدا ہوا ہے جب کہ سونا اِس وقت قریباً" ۳۵۰۰ روپے فی تولہ ہے۔ اب ۱۹۴۰ء سے لیکر ۱۹۹۱ء تک ۵۰ سال کی مدت کے لئے مذکورہ سونے کی قیمت کا اوسط نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟ نیز طویل عرصہ کی زکوٰۃ کے تعین کا طریقہ بھی وضاحت کے ساتھ بتایئے۔

جواب : زکوٰۃ ادا کرتے وقت گزشتہ سالوں کی قیمت نہیں لگائی جائیگی تا کہ اوسط نکالنے کی ضرورت پڑے بلکہ جب آپ زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں اس وقت کی قیمت لگائی جائیگی مثلاً آپ نے ۱۹۴۰ء میں ۵۰ تولے سونا ذخیرہ کیا اور اب تک اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی اور اب ادا کرنا چاہتے ہیں تو موجودہ ریٹ ۳۵۰۰ روپے فی تولہ کے حساب سے ۵۰ تولے سونا پر جو زکوٰۃ آتی ہے یعنی ۴۰ فیصد وہ آپ ادا کر دیجئے۔ ۵۰ تولے سونے کا وہ حصہ جو زکوٰۃ میں نکل جائے اس کے علاوہ باقی آپ کی ملکیت ہے۔ زکوٰۃ دینا پڑے گی یہاں تک کہ ساڑھے سات تولے سونا سے کم ہو جائے تو پھر زکوٰۃ نہیں۔ اگر روپیہ اور نوٹ کی شکل میں زکوٰۃ دیں گے تو ہر سال پچاس تولے سونا کی زکوٰۃ دینا ہو گی۔

اسلام اور وکالت

سوال : مقدمات دیوانی ہوں یا فوجداری' فریقینِ مقدمہ' اجرت پر وکیل مقرر کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایک فریق برسرِ حق اور دوسرا برسرِ باطل ہوتا ہے۔ اور یہ کہ ہر فریق یا موکل اپنے اپنے وکیل کو حقیقتِ حال سے آگاہ کر دیتا ہے۔

ازاں بعد وکیل صاحب اپنی مہارتِ فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے برسرِ باطل موکل کو برسرِ حق ثابت کرنیکی کوشش کر کے اس کو جرم یا جرائم کی سزا سے بچانا چاہتے ہیں۔ اور ان کے طریقِ کار سے آپ پوری طرح واقف ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کتاب و سنت کی رُو

سے ایسی وکالت اور اس پر اجرت لینا حلال ہے؟

اور کیا یہ **تعاون علی الاثم والعدوان** کی تعریف میں نہیں آتا۔ اور کیا جماعتِ اسلامی کے وکلاء حضرات اس قسم کے تعاون کے مرتکب نہیں ہوتے؟ اور کیا اس سلسلہ میں جماعتِ اسلامی نے اپنے وکلاء پر کوئی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں اور ان پر عمل ہو رہا ہے؟

جواب: جو کام انسان خود نہیں کر سکتا وہ کام اس کا وکیل بھی نہیں کر سکتا۔ اگر ایک انسان خود عدالت میں جھوٹ بولے تو وہ آخرت میں اپنے جرم کی سزا کے علاوہ جھوٹ بولنے کی سزا بھی پائے گا۔ اگر وہ اپنے مقدمہ میں کسی کو وکیل کرتا ہے اور اس کا وکیل جھوٹ بولتا ہے اور اسے سزا سے بچانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ مجرم ہے۔ اور جماعتِ اسلامی اپنے متفقین، کارکنان اور ارکان بلکہ تمام مسلمانوں کو تلقین کرتی ہے کہ وہ سچ بولیں، اسلام کو اپنے اوپر اور دنیا کے دوسرے لوگوں پر نافذ کریں۔ ایک مومن کی زندگی کا اصل مشن اقامتِ دین ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقصد کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ بلکہ تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد یہی تھا۔ وکالت کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک انسان جو سچی بات خود اچھے انداز میں بیان نہیں کر سکتا دوسرا اسے اچھے انداز میں بیان کر دے۔ نیز جو جرم اس سے سرزد ہوا ہے اس کی قانونی سزا کیا ہے، اس قانون کی نشاندہی میں عدالت کی رہنمائی کرے۔ اس لئے ایک وکیل کے لئے ضروری ہے کہ وہ سچ بولے اور دوسرا یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عدالت کے سامنے مجرم کی یا اپنے موکل کی شرعی سزا یا شرعی حکم کی نشاندہی کرے۔ انگریزی قانون میں سے صرف ایسے قانون کا حوالہ دے جو شرعی حکم سے نہ ٹکراتا ہو اور اگر شرعی حکم سے ٹکراتا ہو تو عدالت کے سامنے شرعی قانون بیان کرے اور عدالت سے شرعی قانون نافذ کرنے کا مطالبہ کرے۔ جو وکیل اس سلسلہ میں وقت اور محنت صرف کرے اس پر اجرت لینے کا مستحق ہے۔ اگر ہمارے ملک کے وکلاء اس طریقہ پر عمل شروع کر دیں تو آج ہی عدالتوں میں اسلام نافذ ہو سکتا ہے اور وہ عدالتوں کو شرعی قوانین کے نفاذ پر مجبور کر سکتے ہیں۔ وکلاء کی اسلامی تنظیمیں اس طرز کی وکالت کا آغاز کرنے کا اہتمام کر سکتی ہیں اور وکلاء کو اس کی دعوت و ترغیب بھی دے سکتی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ سلسلہ شروع ہو تاکہ ہم زندگی کے اس شعبہ میں اللہ رب العالمین کی بندگی کا حق ادا کر سکیں۔